سوال

چار ماہ قبل میری شادی ہوئی اور میں نے بیوی سے وعدہ کیا تھا کہ میں اسے علیحدہ رکھوں گا، لیکن میرے شہر میں رہائش ملنی بہت مشکل ہے اس لیے میں نے بیوی سے کہا کہ ہم عارضی طور والدین کے ساتھ ہی رہتے ہیں، توکیا بیوی کے والدین کو اس پر اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

رہائش بیوی کے حقوق میں شامل ہے کہ بلااختلاف خاوند پر اپنی بیوی کو رہائش لے کر دینا واجب ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے رجعی طلاق والی عورت کےلیے اس کے خاوند پر رہائش دینا واجب کرتے ہوئے فرمایا ہے :

انہیں تم اپنی استطاعت کے مطابق رہائش میں رکھو جہاں تم خود رہتے ہو.

لہذا جو نکاح میں ہو اس کےلیے تو رہائش بالاولی واجب ہوگی؛ اور اس لیے بھی کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے خاوند اور بیوی کے مابین حسن معاشرت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے :

اوران عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو.

جس حسن معاشرت اور حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے اس میں بیوی کو ایسی رہائش میں رکھنا جہاں اس کی جان اور مال محفوظ ہو واجب ہے، اسی طرح بیوی رہائش سے کبھی مستغنی نہیں ہو سکتی تاکہ وہ لوگوں کی آنکھوں سے محفوظ رہے اور چھپ سکے اور مال و متاع کی حفاظت کر سکے اسی لیے خاوند کے ذمہ اسے رہائش فراہم کرنا واجب قرار دیا گیا ہے

جمہور فقھاء کرام جن میں احناف شافعیہ اور حنابلہ شامل ہیں کا کہنا ہے بیوی کےلیے خاوند کے عزیز و اقارب اور رشتہ داروں سے علیحدہ اور مستقل رہائش لے کر دینا بیوی کا حق ہے، اور بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ خاوند کے والدین اور کسی رشتہ دار کے ساتھ رہنے سے انکار کر دے

مالکیہ نے شریف اور خراب بیوی کے مابین فرق کرتے ہوئے کہا ہے کہ شریف قسم کی بیوی اور اس کے ساس سسر کو ایک ہی رہائش میں رکھنا جائز نہیں؛ لیکن اگر بیوی خراب ہو تو پھر ایسا کرنا جائز ہے

اور اگر غلط بیوی کو اپنے ساس سسر کے ساتھ رہنے میں کوئی واضح ضرر ہو تو پھر جائز نہیں ہوگا

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (109/25) اور الشرح الصغیر علی مختصر خلیل (737/2).

لیکن فقھاء کے ہاں رہائش سے مقصود وہ مکان ہے جس میں بیوی کو پورے حقوق حاصل ہوں، اور اس کا دروازہ علیحدہ ہو جسے وہ بند کر سکے اور بیت الخلاء اور باورچی خانہ بھی ہو لیکن اگر وہ فقیر ہوں جو مشترک باورچی خانہ اور بیت الخلاء استعمال کرنے پر راضی ہو جائیں

ابن عابدین لکھتے ہیں :

"قولہ : "علیحدہ گھر "یعنی جس میں رات بسر کی جائے اور وہ علیحدہ معین جگہ ہو

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ علیحدہ اور منفرد سے مراد یہ ہے کہ جو اس بیوی کے لیے مخصوص ہو اور اس میں گھر کا کوئی دوسرا فرد شریک نہ ہو

قولہ : "لہ غلق" دروازہ ہو زبر کے ساتھ جسے چابی کے ساتھ کھولا اور بند کیا جاسکے ..

قولہ : اور اس کے ساتھ باروچی خانہ اور بیت الخلاء ہو "یعنی بیت الخلاء اور باروچی خانہ کھانا پکانے کی جگہ گھر کے اندر یا صحن میں ہو، جس میں کوئی دوسرا شریک نہ ہو

میں کہتا ہوں : یہ فقراء کے علاوہ دوسروں کے لیے ہونا چاہیے جو حویلیوں اور بنگلوں میں رہتے ہیں؛ اس طرح کہ ہر ایک کے لیے علیحدہ رہائش ہو، اور بعض مشترکہ اشیاء مثلا بیت الخلاء، تندور، پانی بھی ہوں

دیکھیں : حاشیۃ ابن عابدین (600/3).

مزید آپ سوال نمبر (7653) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

دوم :

جب بیوی عقل و رشد والی ہے اور اس نے آپ کے والدین کے ساتھ رہنا قبول کر لیا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ وہ اپنے حق سے دستبردار ہوئی ہے، اور اس کے والدین کو اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں

اور اسے یہ بھی حق ہے کہ وہ اس اتفاق کو ختم بھی کر سکتی ہے، کیونکہ اس حق سے دستبردار ہونے سے اس کا علیحدہ رہائش والا حق ختم نہیں ہوگا

سوم :

بیوی کو اپنے والدین کے ساتھ رکھنے میں کوئی ایسا ممنوعہ کام نہیں ہونا چاہیے جو شریعت نے منع کیا ہے مثلا خلوت میں کوئی دخل اندازی نہ کرے، اور خاوند کا کوئی بھائی اس کو معلوم نہ کر سکے

یہ سب کو معلوم ہے کہ عورت کے لیے اپنے دیور وغیرہ کے ساتھ مصافحہ کرنا اور خلوت کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ سب اس کے لیے باقی غیر محرم اور اجنبی مردوں کی طرح ہی ہیں، بلکہ ان سے زیادہ احتیاط کرنا ہوگی

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم عورتوں کے پاس جانے سے اجتناب کرو"

ایک انصاری شخص نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم : ذرا دیور اور خاوند کے رشتہ دار مردوں کے متعلق بتائیں ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : دیور تو موت ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4934) صحیح مسلم حدیث نمبر (2172).

لیث بن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" الحمو : خاوند کے رشتہ دار مرد مثلا دیور جیٹھ اور چچا کا بیٹا وغیرہ ہیں " اسے مسلم نے روایت کیا ہے

بیوی اور خاوند کے گھر والوں کے حال کو بھی مقید کرنا چاہیے کہ آیا طرفین رہائش میں شراکت کر بھی سکتے ہیں یا نہیں، اور معاش میں اختلاط کے متحمل بھی ہیں یا نہیں، آج کل کے حالت کو دیکھتے ہوئے یہ ثابت ہوا ہے کہ اس طرح کے حالات میں اکٹھی رہائش اختیار کرنا ازدواجی زندگی پر بہت اثرانداز ہوتا ہے

اور اکثر گھریلو مشکلات رہائش میں اسی اختلاط کی بنا پر پیدا ہوتی ہیں، حتی کہ اکٹھی رہائش میں رہتے ہوئے تو اب خاوند اور بیوی کی ازدواجی زندگی اچھی گزرنے کی مثال نادر ہی ملتی ہے

ہوسکتا جیسے سب لوگ یہی خیال کرتے ہیں آپ کی بیوی کے والدین بھی اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اپنی بیٹی کی ازدواجی زندگی کو محفوظ رکھنے کے لیے آپ کا اپنے والدین کے ساتھ رہائش اختیار کرنے پر اعتراض کرتے ہوں، نہ کہ آپ اور آپ کی بیوی کے مخصوص معاملہ میں دخل اندازی کرتے ہوئے، یعنی وہ دخل اندازی کا ارادہ نہیں رکھتے

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ آپ کو ایسے اعمال کی توفیق نصیب فرمائے جس میں خیر واصلاح پائی جاتی ہے اور آپ کی بیوی اور آپ کے گھر والوں کی اصلاح فرمائے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

96455